خلافت لائبریری ربوہ

۲۹- مارچ ۱۹۹۵ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۵-۸۰ نمبر ۷۱ بدھ - ۲۷ شوال - ۱۴۱۵ھ' ۲۹ امان ۱۳۷۴ہش ۲۹ مارچ ۱۹۹۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا زمین و آسمان کا نور ہے

خدا زمین و آسمان کا نور ہے یعنی ہر ایک نور جو بلندی اور پستی میں نظر آتا ہے خواہ وہ ارواح میں ہے خواہ اجسام میں اور خواہ ذاتی ہے اور خواہ عرضی۔ اور خواہ ظاہری ہے اور خواہ باطنی اور خواہ ذہنی ہے اور خواہ خارجی اسی کے فیض کا عطیہ ہے یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت رب العالمین کا فیض عام ہر چیز پر محیط ہو رہا ہے۔ اور کوئی اس کے فیض سے خالی نہیں۔ وہی تمام فیض کا مبداء ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ خوب یاد رکھو کہ نرا بدی سے پرہیز کرنا کوئی خوبی کی بات نہیں جب تک اس کے ساتھ نیکیاں نہ کرے۔ بہت سے لوگ ایسے موجود ہوں گے جنہوں نے کبھی زنا نہیں کیا۔ خون نہیں کیا۔ چوری نہیں کی' ڈاکہ نہیں مارا۔ اور باوجود اس کے اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی صدق و وفا کا نمونہ انہوں نے نہیں دکھایا یا نوع انسان کی کوئی خدمت نہیں کی۔ اور اس طرح پر کوئی نیکی نہیں کی۔ پس جاہل ہوگا وہ شخص جو ان باتوں کو پیش کرکے اسے نیکو کاروں میں داخل کرے کیونکہ یہ تو بدچلنیاں ہیں صرف اتنے خیال سے اولیاء اللہ میں داخل نہیں ہو جاتا۔ بدچلنی کرنے والے' چوری یا خیانت کرنے والے' رشوت لینے والے کے لئے عادت اللہ میں ہے کہ اسے یہاں سزا دی جاتی ہے وہ نہیں مرتا جب تک سزا نہیں پالیتا۔ یاد رکھو کہ صرف اتنی ہی بات کا نام نیکی نہیں ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۵۰۲)

دانائی یہ ہے کہ خدا کے تعلق کو مقدم کیا جائے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

میں دیکھتا ہوں بہت ہیں جو خدا سے ملنا چاہتے ہیں مگر ان میں رحم نہیں خدا کی مخلوق سے ہمدردی نہیں۔ اس کے بندوں سے نیک سلوک کرنے میں کمی کرتے ہیں۔ اور ایسا ظاہر کرتے ہیں کہ گویا ان کو تعلق ہی نہیں۔

دنیا میں تین قسم کے خیالات ہوتے ہیں ایک تو یہ کہ جو بدسلوکی بھی کرتا ہے اس سے نیک سلوک کیا جائے دوسرے یہ جو نیک سلوک نہ کرے پھر بھی اس سے اچھا سلوک کرے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ انسانوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جو ان سے نیکی کرتا ہے اس کے بھی وہ بدخواہ ہوتے ہیں۔ جو ہاتھ ان پر احسان کرتا ہے اسی کو کاٹتے ہیں جو ان کی نیکی چاہتا ہے وہ اس کی ذلت چاہتے ہیں وہ احسان کی قدر نہیں جانتے۔ ہاں بعض ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان کو احسان کی قدر ہوتی ہے۔ مگر احسان کی شناخت نہیں کرسکتے وہ سمجھ نہیں سکتے کہ ان سے احسان کیا گیا ہے۔ بعض روپیہ کا نام احسان رکھتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی مدرس ہو۔ جس سے انہوں نے پڑھا ہے تو وہ اس کے احسان کو تسلیم نہیں کرتے اور کہتے ہیں اس نے ہم پر کیا احسان کیا ہے۔ یا اگر کوئی ان کو نیک نصیحت کرتا ہے یا ان کو علم دیتا ہے یا ان کے لئے دعائیں کرتا ہے تو اس کو ذلیل و حقیر سمجھتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں کہ اس کا ان پر کوئی احسان نہیں۔ وہ اپنے ذہن میں محسن کی قدر کرتے ہیں۔ مگر ان کو احسان کی شناخت نہیں ہوتی۔ ان کو ماں باپ کے لئے غیرت ہوتی ہے اور جوش ہوتا ہے۔ (-) ایسے لوگوں کی مثال اس نادان کی سی ہے۔ جس کو ایک شخص تاریکی میں لالٹین دیتا ہے کہ وہ اس کی روشنی میں اپنے گھر پہنچ جائے۔ وہ اس کا تو احسان مانتا ہے اور اس کا تو شکریہ ادا کرتا ہے۔ اور اس سے آنکھ نیچی رکھتا ہے۔ لیکن وہ خدا جو ہر روز اس کے لئے سورج چڑھاتا ہے جس کی روشنی میں وہ اپنے سارے کام کرتا ہے۔ اس کے متعلق نہیں مانتا کہ خدا نے اس پر احسان کیا ہے۔ ایک دوست کے تھوڑی دیر لالٹین دینے کو احسان سمجھتا ہے۔ مگر خدا کے اتنے بڑے سورج کو احسان نہیں سمجھتا۔ جو اس کے لئے ہر روز چڑھتا ہے۔ یہ نہیں کہ وہ سورج کو چڑھتے نہیں دیکھتا۔ دیکھتا ہے مگر اس کی قدر نہیں کرتا اور اس کو نہیں پہچانتا۔ پس بہت ہیں جو احسان کی قدر کرتے ہیں۔ مگر بہت سے احسانات کو وہ شناخت نہیں کرسکتے۔ ایسے لوگوں کے نزدیک احسان صرف روپیہ دینے کا نام ہے۔ وہ ایسے لوگوں سے محبت کرتے ہیں جو ان سے کوئی مالی سلوک کریں۔

خدا کے لئے خدا کے بندوں سے محبت کرنے والوں کی بہت کمی ہے۔ اگر وہ خدا کے لئے اس کی ساری مخلوق سے محبت کریں۔ وہ ان سے محبت کرتے ہیں جو ان سے محبت کرتا ہے۔ لیکن اگر وہ خدا کے لئے محبت کریں۔ تو ان کی محبت عام ہو۔ بعض لوگ ہیں جو دشمن کو معاف نہیں کرسکتے۔ حالانکہ اگر وہ سوچیں کہ یہ ہمارے رب کا بندہ ہے تو وہ ضرور اس کو معاف کردیں۔ ایسے

باقی صفحہ ۷ پر

ایسے بنو کہ تا تم پر اللہ تعالیٰ کی برکات اور اس کی رحمت کے آثار نازل ہوں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

سانحہ ارتحال

○ مکرم محمد سعید صاحب زرگر پیر محل کے بہنوئی مکرم کمال احمد صاحب ابن مکرم منیر احمد صاحب (وفات یافتہ) قصبہ کالونی کراچی نمبر ۳۸ مورخہ ۹۵-۳-۱۶ کی دہشت گردی کی گولی لگنے سے شدید زخمی ہوگئے۔ انہیں فوری طور پر ہسپتال پہنچایا گیا۔ مگر ۲۰ اور ۲۱ مارچ کی درمیانی شب بعمر ۵۵ سال بقضائے الہی وفات پاگئے۔ آپ مکرم میاں احمد دین صاحب زرگر قادیان رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے پوتے تھے۔ ان کا جنازہ مکرم مربی صاحب کراچی نے پڑھایا اور تدفین احمدیہ قبرستان کراچی میں ہوئی۔ انہوں نے اپنی بیوہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب کرام سے ان کی بلندی درجات اور لواحقین کے صبر جمیل کے لئے درخواست دعا ہے۔

تقریب شادی

○ مکرم وسیم احمد صاحب ابن محترم چودھری محمد احمد صاحب لیاقت آباد کراچی کا نکاح ۲۳- مارچ ۱۹۹۵ء ہمراہ محترمہ ثمرین ناز صاحبہ بنت محترم شیخ محمد اسحاق صاحب آف فیصل آباد مبلغ پچیس ہزار روپے حق مہر پر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھا۔ اسی روز مکرم منیر احمد صاحب منور مربی سلسلہ احمدیہ (حال جرمنی) کے کوارٹر صدر انجمن احمدیہ سے رخصتی عمل میں آئی۔ دلہن مکرم منیر احمد صاحب منور مربی سلسلہ احمدیہ کی نسبتی بہن ہے۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

درخواست دعا

○ محترم حکیم محمود احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ شورکوٹ شہر کچھ عرصہ سے دل کے عارضہ سے بیمار ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔

○ محترمہ عابدہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ شورکوٹ ضلع جھنگ بعارضہ شوگر بیمار ہیں۔ اسی طرح ان کی والدہ صاحبہ بھی بیمار رہتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو شفاء کاملہ عطا فرمائے۔

○ مکرمہ حنیفہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری غلام محمد صاحب دارالعلوم غربی ربوہ مختلف عوارض کی وجہ سے شدید بیمار ہیں بے ہوشی طاری ہے اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۲۹ - امان ۱۳۷۴ ہش ۲۹ - مارچ ۱۹۹۵ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

○ خدا تعالیٰ کی ذات پاک ہے کہ کسی کا قرضہ اپنے ذمہ نہیں رکھتی۔ اوائل میں نقصان ضرور ہوتے ہیں۔ دوستوں یاروں کے تعلقات قطع کرنے پڑتے ہیں لیکن ان سب کا بدلہ آخر کار دیتا ہے۔ ایک (جمعدار) کی خاطر جب ایک کام کیا جاوے اور تکلیف برداشت کی جاوے تو وہ اپنے ذمہ نہیں رکھتا تو پھر خدا کس لئے اپنے ذمہ رکھے وہ آخر کار سب کچھ دے دیتا ہے۔

○ بارہا ہم نے سمجھایا ہے کہ جس شخص کو اور اور اغراض سوائے دین کے ہیں وہ ہمارے سلسلہ میں داخل نہیں ہو سکتا۔ دو کشتیوں میں پاؤں رکھ کر پار اترنا مشکل ہے اس سے جو ہمارے پاس آوے گا وہ مر کر آوے گا لیکن خدا اس کی قدر کرے گا اور وہ نہ مرے گا جب تک کہ دنیا میں کامیابی نہ دیکھ لے جو کچھ برباد کرکے آوے گا خدا اسے سب کچھ دے گا۔ لیکن ایک دنیادار قدم نہیں اٹھا سکتا۔ اصل بات یہ ہے کہ انسان خود ہی غداری کرتا ہے کہ نام تو خدا کی طرف آنے کا کرتا ہے اور اس کی نظر اہل دنیا کی طرف ہوتی ہے۔

○ نیکی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے پاک تعلقات قائم کئے جاویں اور اس کی محبت ذاتی رگ و ریشہ میں سرایت کر جاوے جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اللہ تعالیٰ تمہیں عدل، احسان اور ایتاءِ ذی القربیٰ کا حکم دیتا ہے) خدا تعالیٰ کے ساتھ عدل یہ ہے کہ اس کی نعمتوں کو یاد کرکے اس کی فرمانبرداری کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور اسے پہچانو اور اس پر ترقی کرنا چاہو تو درجہ احسان کا ہے اور وہ یہ ہے کہ اس کی ذات پر ایسا یقین کر لینا کہ گویا اس کو دیکھ رہا ہے اور جن لوگوں نے تم سے سلوک نہیں کیا ان سے سلوک کرنا۔ اور اگر اس سے بڑھ کر سلوک چاہو تو ایک اور درجہ نیکی کا یہ ہے کہ خدا کی محبت طبعی محبت سے کرو۔ نہ بہشت کی طمع نہ دوزخ کا خوف ہو۔ بلکہ اگر فرض کیا جاوے کہ نہ بہشت ہے نہ دوزخ ہے تب بھی جوش محبت اور اطاعت میں فرق نہ آوے۔ ایسی محبت جب خدا تعالیٰ سے ہو تو اس میں ایک کشش پیدا ہو جاتی ہے اور کوئی فتور واقع نہیں ہوتا۔

○ صوفیوں نے لکھا ہے کہ اگر چالیس دن تک رونا نہ آوے تو جانو کہ دل سخت ہو گیا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے (۔) کہ ہنسو تھوڑا اور روؤ بہت مگر اس کے برعکس دیکھا جاتا ہے کہ لوگ ہنستے بہت ہیں۔ اب دیکھو کہ زمانہ کی کیا حالت ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ انسان ہر وقت آنکھوں سے آنسو بہاتا رہے بلکہ جس کا دل اندر سے رو رہا ہے وہی روتا ہے انسان کو چاہئے کہ دروازہ بند کرکے اندر بیٹھ کر خشوع اور خضوع سے دعا میں مشغول ہو اور بالکل عجز و نیاز سے خدا تعالیٰ کے آستانہ پر گر پڑے تاکہ وہ اس آیت کے نیچے نہ آوے۔ جو بہت ہنستا ہے وہ (صاحب ایمان) نہیں۔ اگر سارے دن کا نفس کا محاسبہ کیا جاوے تو معلوم ہو کہ ہنسی اور تمسخر کی میزان زیادہ ہے اور رونے کی بہت کم ہے۔ بلکہ اکثر جگہ بالکل ہی نہیں ہے۔ اب دیکھو کہ زندگی کس قدر غفلت میں گذر رہی ہے اور ایمان کی راہ کس قدر مشکل ہے گویا ایک طرح سے مرنا ہے اور اصل میں اسی کا نام ایمان ہے۔

تجھے میں دیدہ و دل میں بسا لوں
تجھے اپنا فقط اپنا بنا لوں
کبھی فرصت کے لمحے بھی عطا کر
ترے در پر متاعِ جاں [illegible] لوں

ابوالاقبال

کسک

یہ کس نے اپنے گوشۂ نقاب کو اٹھا دیا
ہر ایک شئے میں قہقہے ہیں کون مسکرا دیا

یہ کس کی جستجو میں ہر قدم پہ مرمٹا تھا میں
مری فنا نے لمحہ لمحہ جاوداں بنا دیا

یہ کس نے دی ہے سازِ ماہ و کہکشاں کو زندگی
یہ کس نے زندگی کو ماہ و کہکشاں بنا دیا

ہر ایک سر میں بھر دیا ہے کس نے اک جنون سا
نظر سے کس نے جلوہ ہائے غیر کو گرا دیا

نظر نظر میں ہے ہجوم جلوہ ہائے بے نیاز
نظر نظر کو اک حسین جلوہ گہ بنا دیا

مرے تخیّلات کی حدوں سے بھی بلند تر
دلِ جنوں نواز کو یہ کس نے مرتبہ دیا

یہ زرفشانئ سحر ہے کس کا پرتوِ حسیں
شفق سے کس نے شام کی جبیں کو جگمگا دیا
فضائے لامکاں ہے کس کے نُور سے ضیا پذیر
یہ کس نے حسنِ کائناتِ دہر کو جگا دیا

یہ کس نے میکدہ میں اپنی شوخئ نگاہ سے
ہر ایک بادہ خوار کی نظر کو آسرا دیا

یہ کس کی آرزو کی اک کسک دل و جگر میں ہے
یہ کس کا جلوۂ حسین میری چشمِ تر میں ہے

اشارے

"اخلاص خواہ بظاہر ہر انسان کے اندازہ کے مطابق کامل ہی کیوں نہ ہو اور جوش بھی ایسا کہ دنیا واہ واہ کرنے لگے۔ اور ہمت بھی ایسی کہ انسان انسان کی نگاہ میں اولوالعزم بن جائے۔ تب بھی انسان خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ثواب کا مستحق نہیں بنتا جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت اس کے شاملِ حال نہ ہو اور اس کے لئے انسان کو اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا پڑتا ہے۔"

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالثؒ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں

انت مولٰنا یہ بات یاد رکھنا کہ ہمارا مولا تو ہے۔ اس لفظ میں ساری دعا کے درد کو سمو دیا گیا ہے اور دعا کی قبولیت کا راز بیان فرما دیا گیا ہے۔ فرمایا: ان سب حالتوں کے باوجود سوائے تیرے ہم نے کسی اور طرف نہیں دیکھا۔ اپنی تمام کمزوریوں اور گناہوں کے باوجود تجھ سے اس معنوں میں وفا کی ہے کہ اپنا مولا صرف تجھے سمجھا ہے اور کسی اور کو نہیں سمجھا۔ پس جب مولا تو ہے تو جائیں کہاں؟

دیکھئے! وہی دعا ہے نا کہ (-) کہ اے خدا جب تیری عبادت کرتے ہیں، کسی اور کی کرتے ہی نہیں تو مدد کس سے مانگیں؟ اور ہے کون۔

ہم تیرا در چھوڑ کے جائیں کہاں
چینِ دل آرامِ جاں پائیں کہاں

اور کچھ بھی نہیں ہے پس مولٰنا نے وہ راز کھول دیا کہ کیوں ایسی عجیب و غریب سی دعائیں مانگو، جن میں کوئی منطق نظر نہیں آتی۔ کیوں خدا تم سے یہ سلوک کرتا چلا جائے۔ یہ عرض کرنا کہ اے خدا! ہمارا مولا تو ہے۔ اگر ہم نے کسی اور کو مولا بنا لیا تو پھر ان دعاؤں کا ہمیں استحقاق نہیں رہے گا۔ پس یہ دعا مقبول تب ہو گی اگر آپ کا مولا خدا ہی ہو۔ اگر ضرورت اور مصیبت کے وقت دوسروں کی طرف نہ بھاگیں، اگر شرک میں مبتلا نہ ہوں، اگر مولا دنیا والے بنائے ہوئے ہوں اور دعا محمد رسول اللہ والی کریں جن کا مولا خدا کے سوا کوئی بھی نہیں تھا تو ایک بے محل دعا ہو گی۔ اس کا آپ سے کوئی تعلق نہیں ہو گا۔ (-) پس انکار کرنے والوں اور ناشکری کرنے والوں پر تو ہمیں نصرت عطا فرما کیونکہ ہمارا مولا تو ہے اور تیرے سوا اور کوئی مولا نہیں۔ اور پھر یہ دعا سکھائی (اے ہمارے رب ہمارے دلوں کو ہدایت دینے کے بعد ٹیڑھا نہ ہونے دینا یقیناً تو اپنے حضور سے رحمت اور بخشش کرنے والا ہے) (علم میں کامل دستگاہ رکھنے والے) کی دعا کے طور پر سکھائی گئی ہے جو محکمات اور متشابہات دونوں پر ایمان لاتے ہیں اور یہ عرض کرتے ہیں (-) یہ سب کچھ خدا ہی کی طرف سے ہے۔ اس لئے یہ بتانا ضروری ہے کہ آپ بغیر اس مضمون کو سمجھے اگر یہ دعا کرتے رہیں کہ (اے ہمارے رب تو ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دینا) جیسا کہ بعض کتب میں قرآنی دعائیں لکھی ہوئی ہیں اور پس منظر بیان نہیں ہوا تو ہو سکتا ہے کہ آپ کی دعا کا تیر خالی چلا جائے اور آپ کو علم نہ ہو کہ کیوں خطا ہوا۔ کیوں نشانے پر نہیں بیٹھا۔ فرمایا یہ دعا ان لوگوں کی طرف سے مقبول ہوتی ہے جو متشابہات پر بھی ایمان لاتے ہیں اور محکمات پر بھی ایمان لاتے۔ قرآن کریم کی آیات ہوں یا محمد رسول اللہ ﷺ کا کلام ہو یا دوسرے اولوالامر کی اطاعت کا مسئلہ ہو یہ سلوک نہ کرنے والے ہوں کہ جو بات کھلی کھلی دلیل کے ساتھ سمجھ آجائے اس پر تو شرح صدر کے ساتھ ایمان لے آئیں اور جہاں ذرا بھی شک کا کوئی پہلو دیکھیں وہاں شکوں میں مبتلا ہو جائیں، توہمات میں مبتلا ہو جائیں۔ شاید یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ شاید یہ بات پوری نہیں ہوئی۔ یہاں زیادہ سختی ہو گئی ہے۔ یہاں ہمارے مزاج کے خلاف بات ہو گئی ہے۔ یہ متشابہات ہیں۔ تو فرمایا اگر تم متشابہات پر ایمان نہیں لاتے اور متشابہات کو شرح صدر کے ساتھ قبول نہیں کرتے۔ اگر میٹھا میٹھا کھانے کی عادت ہے اور ہلکا سا مزا بدلے تو تھوک دینے کے عادی ہو تو پھر یہ دعا کرتے ہوئے ہمارے حضور حاضر نہ ہونا۔ ہم تو دعا تمہیں ایسے لوگوں کے طور پر بتا رہے ہیں جو (علم کامل دستگاہ رکھنے والے) تھے۔ جو محکمات پر بھی کامل ایمان لاتے تھے اور متشابہات پر بھی کامل ایمان لاتے تھے۔ پھر وہ کیا کہتے تھے۔ اب دیکھیں کتنی موزوں اور برمحل دعا ہے اور اس کا پس منظر جاننا کتنا ضروری ہے۔ دعا یہ ہے کہ اے خدا! ہمارے دلوں کو ایک دفعہ ہدایت دینے کے بعد ٹیڑھا نہ کرنا یا ٹیڑھا نہ ہونے دینا۔ (-) اپنے حضور سے ہمیں رحمت عطا فرمانا۔ ہم سے رحمت کا سلوک کرنا۔ (-) یقیناً تو بہت ہی زیادہ رحمت کا اور موہبت کا، بخشش اور پیار کا سلوک کرنے والا ہے اب یہ دعا ان لوگوں کے حق میں قبول نہیں ہو سکتی جو ہر اس مقام پر جہاں دل ٹیڑھے ہونے کے احتمالات پیدا ہوتے ہیں ٹھوکر کھا جاتے ہیں اور خود اپنے دلوں کو ٹیڑھا ہونے دیتے ہیں۔ فرمایا جو (علم میں کامل دستگاہ رکھنے والے) ہیں وہ ایسا نہیں کرتے لیکن اس کے باوجود جانتے ہیں کہ خدا اسے طاقت پائے بغیر وہ ان ابتلاؤں سے صحیح سالم گزر نہیں سکتے۔ ان کو دعاؤں کی پھر بھی ضرورت ہے۔ پس متشابہات سے ٹھوکر نہیں کھاتے لیکن جانتے ہیں کہ دعا کے سہارے کے بغیر ہر وقت خطرے میں ہیں۔ پس اگر تم متشابہات سے ثابت قدمی سے گزرنے کی اہلیت رکھتے ہو اور بار بار شکوں کے ذریعہ اپنے ایمان کو ضائع نہیں کرتے تو پھر دعا کرو، پھر تمہارے ایمان کو نئی طاقت نصیب ہو گی۔ پھر تمہیں مشکل مقامات پر لڑکھڑانے کی جگہوں پر خدا کی طرف سے سہارے دیئے جائیں گے اور نئی طاقتیں عطا کی جائیں گی۔ پھر تمہیں ہر خطرے کے مقام سے گرنے سے بچا لیا جائے گا۔ (-) اے خدا! تو ایک ایسے دن کے وقت ہم سب کو اکٹھا کرنے والا ہے، جس میں کوئی شک نہیں۔ اب دیکھیں کتنی پر حکمت بات ہے۔ اس مضمون سے اس فقرے کا کتنا گہرا تعلق ہے جو پہلے بیان ہو چکا ہے۔ فرمایا: ریب کی بات چل رہی تھی کہ اے خدا! جو لوگ متشابہات کے وقت شک نہیں کرتے ان کے ساتھ شامل ہو کر یہ دعا کیا کرو کیونکہ بالآخر ایک ایسا دن آنے والا ہے جس میں کوئی شک باقی نہیں رہے گا۔ جن باتوں کو تم آج نہیں سمجھ سکے۔ وہ کل تمہارے سامنے کھول دی جائیں گی اور جب وہ کھول دی جائیں گی تو پھر تمہیں معلوم ہو گا کہ تم کتنی بڑی غلطی پر تھے۔ اس لئے استغفار سے کام لیتے ہوئے دعاؤں کے ذریعہ ان ٹھوکروں سے بچنے کی کوشش کرو جن کا حال ایک ایسے دن پر کھول دیا جائے گا جس کے متعلق دعا کرنے والے خود عرض کرتے ہیں کہ (-)

اس دن ہمارے ساتھ ربوبیت کا سلوک فرمانا جس دن سب دنیا اکٹھی ہو گی اور اس دن میں کوئی شک والی بات نہیں ہو گی۔ یہاں دو معنی ہیں۔ وہ دن شک سے بالا ہے یعنی لازماً ایسا ایک دور آنے والا ہے جس میں یہ باتیں ہوں گی اور اس دن کوئی شک والی بات نہیں ہو گی، سب پردے اٹھا دیئے جائیں گے۔

پھر متقیوں کی دعا کے طور پر یہ دعا سکھائی (-) اے خدا! ہم ایمان لے آئے۔ پس ہمارے گناہ بخش دے۔ (-) اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

پھر آنحضرت ﷺ کو خدا تعالیٰ نے خود یہ دعا سکھائی:

اے محمد (ﷺ)! تو مجھ سے یوں مخاطب ہوا کر، مجھ سے یہ دعا کیا کر کہ اے ہمارے اللہ! تو ملک کا مالک ہے یعنی ہر قسم کی ملکیت جس کا تصور کیا جا سکتا ہے وہ تیرے قبضہ قدرت میں ہے (-) اور دنیا کی بادشاہتیں بھی اور آخرت کی بادشاہتیں بھی تیری طرف سے عطا ہوتی ہیں۔ جس کو جو چاہے تو عطا فرما دے خواہ وہ اس دنیا کا ملک ہو یا آخرت کا ملک ہو۔ (-) لیکن تو چھیننے کی بھی طاقت رکھتا ہے، جب چاہے کسی کو نااہل قرار دے کر اس سے اپنا عطاء کردہ ملک واپس لے لے۔ (-) تو جس کو چاہتا ہے عزت بخشتا ہے اور جس کو چاہتا ہے اسے ذلیل ہونے دیتا ہے لیکن (-) تیرے ہاتھ میں خیر ہے۔ بھلائی ہے۔ تیری طرف سے کسی کو ذلت نہیں پہنچتی۔ تو ذلیل ہونے دیتا ہے۔ یعنی اگر وہ خود ذلیل ہونا چاہتا ہے تو بعض دفعہ تو فیصلہ فرما لیتا ہے کہ اچھا پھر ہم تجھے ذلیل ہونے دیں گے اور پھر وہ ذلیل اور رسوا ہو جاتا ہے لیکن جہاں تک تیرے ہاتھ کا تعلق ہے یہ ہاتھ خیر کا ہاتھ ہے یہ برائی کا ہاتھ نہیں۔ (-) اور تو ہر اس چیز پر قادر ہے جو تو چاہتا ہے اور چونکہ تو بھلائی چاہتا ہے اس لئے ہم تجھ سے بھلائی ہی کی توقع رکھتے ہیں (-) زمانے ادلتے بدلتے رہتے ہیں۔ راتیں دنوں میں داخل ہو جاتی ہیں اور دنوں کو تو راتوں میں داخل فرما دیتا ہے۔ جب چاہے راتوں کو دنوں میں داخل فرماتا ہے دنوں کو راتوں میں داخل فرما دیتا ہے (-) اور اسی طرح تو زندوں کو مردوں میں داخل کر دیتا ہے اور مردوں کو زندوں میں داخل فرما دیتا ہے۔ پس ہر آن تیرا فضل ہی ہے جو ہمیشہ صحیح رستے پر قائم رکھے اور مردوں سے زندوں میں داخل ہونے والے ہوں نہ کہ زندوں سے مردوں میں داخل ہونے والے ہوں۔ اسی طرح ہمارے زمانے راتوں سے روشنیوں میں تبدیل ہونے والے ہوں، روشنیوں سے راتوں میں تبدیل ہونے والے نہ ہوں۔ (-) اور تو جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے اسے رزق عطا فرماتا ہے۔

(ذوقِ عبادت اور آدابِ دعا ص ۱۹۵ تا ۱۹۹)

اللہ تعالیٰ

پسند کرتا ہے

۱- کامل پاکیزگی اختیار کرنے والوں کو
۲- ظاہری اور باطنی صفائی رکھنے والوں کو
۳- اس کی طرف بار بار رجوع کرنے والوں کو
۴- متقیوں کو۔ خدا کی ناراضگی سے ڈرنے والوں کو
۵- انصاف کرنے والوں کو
۶- عہد توڑنے سے بچنے والوں کو
۷- محسنوں کو۔ احسان کرنے والوں کو
۸- نیکی کرنے والوں کو
۹- اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ کرنے والوں کو
۱۰- صبر کرنے والوں کو
۱۱- اس کے رستہ میں صف باندھ کر لڑنے والوں کو

ناپسند کرتا ہے

۱- تکبر کرنے والوں کو
۲- فخر کرنے والوں کو۔ اترانے والوں کو
۳- اکڑبازوں کو
۴- ظلم کرنے والوں کو
۵- زیادتی کرنے والوں کو
۶- مقررہ حدود سے آگے نکلنے والوں کو
۷- فساد کرنے والوں کو۔ فساد کو
۸- عہد شکنی کرنے والوں کو
۹- انکار کرنے والوں کو
۱۰- ناشکر گزاروں کو
۱۱- خیانت کرنے والوں کو
۱۲- اسراف سے کام لینے والوں کو
۱۳- بہت گناہگاروں کو
۱۴- بری بات کے اظہار کو سوائے مظلوم کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

اس تصویر میں دائیں طرف سے محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر' حضرت مولانا ابو العطاء صاحب' محترم سید داؤد احمد صاحب' خاکسار نسیم سیفی' حضرت مولانا عبدالمالک خاں صاحب' محترم شیخ مبارک احمد صاحب اور ایک دوست چھوڑ کر محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ۔ موجود ہیں۔ محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے ایک لمبے عرصے تک غانا مغربی افریقہ میں دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دیا ہے۔ آپ کے وقت میں سکول زیادہ منظم ہوئے لوکل معلمین کی تعداد خاصی بڑھی۔ اور جماعتی جلسوں خاص طور پر سالانہ جلسے کی رونق پہلے سے بہت زیادہ ہوئی۔ آپ ہی کے وقت میں غانا کا احمدیہ دستور تشکیل دیا گیا اور مرکز سے منظور لی گئی۔ آپ چونکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے عربی کے ماہر ہیں اس لئے آپ نے غانا کے قیام کے دوران احمدیہ جماعت سے متعلق ایک کتاب فلسطین سے شائع کروائی جو اب انگلستان میں نہایت دیدہ زیب صورت میں شائع کی گئی ہے آپ کے وقت میں عربی زبان کی طرف توجہ بڑھی اور آپ نے اپنے معلمین کو عربی ہی میں اسباق دئے اور اس طرح عربی زبان کو فروغ ملا۔ حضرت مولانا ابو العطاء صاحب نے بیرونی ممالک میں دعوت الی اللہ کا فریضہ فلسطین میں انجام دیا۔ وہاں کے احمدی دوست آپ کی اس بات کی خاص طور پر تعریف کرتے تھے کہ جونہی صبح کے وقت آپ کو اخبار ملتے آپ بیت الحمد کے سامنے ٹہلتے ہوئے وہ اخبارات پڑھتے اور ان میں نئے وارد ہونے والے الفاظ پر نشان لگاتے اور پھر انہیں اپنی ایک نوٹ بک درج کرتے۔ آپ کی اس محنت شاقہ نے آپ کو عربی زبان کے ماہرین کی اس صف میں کھڑا کر دیا جسے صف اول کہا جا سکتا ہے۔ پاکستان میں بھی آپ نے ایک دفعہ عربی زبان میں لیکچر دیا تو عرب ممالک کے سفارت کاروں نے حیرت کا اظہار کیا کہ پاکستانی اور اتنی اچھی عربی بولنے والا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اردو اور عربی زبان میں ایسا عبور عطا کیا تھا کہ شاید و باید۔ آپ نے فلسطین میں بھی ایک رسالہ جاری کیا اور پاکستان میں بھی آپ ایک لمبے عرصے تک ایک رسالہ کے مالک و مدیر رہے۔ آپ بہترین مقررین میں سے تھے اور تصنیف کے میدان میں بھی آپ کا قدم بہت آگے تھا۔

محترم میر داؤد احمد صاحب بہت سی خوبیوں کے حامل تھے جن میں سب سے زیادہ خوبی جو مجھے پسند ہے وہ یہ ہے کہ آپ اپنے محترم والد بزرگوار کی طرح غریب پرور تھے۔ آپ نے نہ صرف یہ انتظام کر رکھا تھا۔ کہ از خود غریب طلباء کی مدد کرتے تھے بلکہ آپ نے ایک ایسا ادارہ بھی کھولا ہوا تھا جس سے ان غریبوں کی مدد ہوتی تھی۔ آپ بہترین منتظم تھے اور اس بات کا ہمیشہ خیال رکھتے تھے کہ طلباء کو ان کی زندگی کے مختلف مرحلوں میں کن کن امور میں مہارت کی ضرورت ہوگی آپ جس ادارے میں (جامعہ احمدیہ) تعلیم دیتے تھے۔ یا یوں کہئے کہ جس کے پرنسپل تھے' اس کو از سر نو شاندار طریق پر تعمیر کروایا اور اس میں تعلیم حاصل کرنے والوں کو ایک فخر کا مقام عطا کر دیا۔ آپ اپنے ان مفوضہ فرائض کے علاوہ جو تعلیم سے تعلق رکھتے تھے سلسلے کے دیگر بہت سے کاموں میں بہت مفید کام سرانجام دیا کرتے تھے۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ایک دفعہ میں نے آپ کو سٹیج پر کھڑے دیکھا تو آپ نے جو بلاّ لگایا ہوا تھا۔ اس پر افسر جلسہ سالانہ کی بجائے خادم جلسہ سالانہ لکھا ہوا تھا۔ میری ان سے تھوڑی سی بے تکلفی بھی تھی۔ میں آگے بڑھا اور آپ سے پوچھا کہ یہ کوئی نیا عہدہ ہے۔ پہلے تو اس کیفیت میں کام کرنے والے کو افسر جلسہ سالانہ کہا جاتا تھا۔ فرمانے لگے کہ میں افسر نہیں خادم ہوں۔ اگرچہ فرائض میرے وہی ہیں۔ اور آپ نے یہ ایسی دل نشین مسکراہٹ کے ساتھ بات کہی کہ دل میں اتر گئی۔

خاکسار نے نائیجیریا اور سیرالیون میں بیرونی ممالک میں کام کیا ہے۔ حضرت مولانا عبدالمالک خاں صاحب نے غانا میں دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دیا۔ اور محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے مشرقی افریقہ میں' انگلستان میں' اور اس کے بعد امریکہ میں۔ مغربی افریقہ میں آپ کو قرآن کریم کی خدمت کا خاص موقعہ ملا۔ کہا جاتا ہے کہ اس خدمت میں آپ کے ساتھ محترم مولانا محمد منور صاحب نے اور محترم امری عبیدی صاحب نے بھی ہاتھ بٹایا تھا۔

محترم ظہور احمد صاحب باجوہ انگلستان میں رہے اور کہا جا سکتا ہے کہ آپ نے وہاں رہ کر جو دوستیاں پیدا کیں ان سے جماعت کو خاصا فائدہ ہوا۔ آپ ایک دوست نواز انسان ہیں اور آپ میں ایثار کا مادہ خاص طور پر نمایاں نظر آتا ہے۔ میں انگلستان میں تھا۔ اگرچہ عارضی طور پر چند مہینوں کے لئے۔ تو جب بھی کسی ایسوسی ایشن کی طرف سے دعوت نامہ آتا تھا آپ مجھے وہاں بھیجتے تھے۔ خود بھی یقیناً جانا چاہتے ہوں گے لیکن یہ سوچ کر یہ شخص تھوڑی ہی دیر کے لئے یہاں ہے تو اسے بھی موقعہ دیا جائے۔ چنانچہ مجھے کئی ایسے اجلاسوں میں جہاں صرف انگریز مدعو ہوتے تھے احمدیہ جماعت کے نمائندہ کی حیثیت سے جانے کا موقعہ ملا۔ اور نہ صرف انگلستان کے متعلق بلکہ برطانیہ کے عالمی اثرات کے متعلق بھی کھل کر گفتگو کی جاتی رہی۔

تصویر تو اس وقت کی ہے جب ڈنر کے لئے بیٹھے تھے۔ لیکن موقعہ تقسیم انعامات کا ہے۔ ایک ٹرانی میز پر موجود ہے اس گروپ کو دی جائے گی جو سب سے بہتر پایا جائے گا۔

آخیر پر یہ کہنا نامناسب نہ ہوگا کہ محترم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل نے خاکسار کو یہ اعزاز بخشا کہ اس موقعہ پر میں انعامات تقسیم کروں۔ میں نے اپنی مختصر سی تقریر میں طلباء کو اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ آج سے ایک لمبا عرصہ پہلے ہم یہ سنا کرتے تھے کہ فلاں شخص علی گڑھ کا تعلیم یافتہ ہے اور یہ سنتے ہی ذہن پر یہ اثر پڑتا تھا۔ کہ یقیناً قابل شخص ہوگا۔ ہمارے اس ادارے کی بھی یہی خصوصیت ہونی چاہئے کہ یہاں کے فارغ التعلیم بھی جب باہر جائیں اور یہ ذکر کریں کہ ہم فلاں ادارے کے ساتھ منسلک تھے اور وہاں سے ہم نے تعلیم حاصل کی ہے۔ تو بغیر بات کئے لوگوں پر فوری طور پر یہ اثر ہو کہ یہ شخص دینی امور میں خاصا قابل ہوگا۔ خدا کرے کہ اس وقت کی یہ کہی ہوئی بات ہمیشہ اپنے آپ کو سچ کرکے دکھاتی رہے۔

نسیم سیفی

ایک نئی بات

روبوٹ کو سائنس دان بنا بھی چکے ہیں۔ اور روبوٹ سے خاصے کام بھی لئے جا رہے ہیں۔ لوگ تو روبوٹ ہی کو دیکھ کر حیرانگی کا اظہار کرتے تھے۔ لیکن اب سائنس دان کہتے ہیں کہ انہوں نے ایک مصنوعی انسان بھی بنا لیا ہے۔ اس مصنوعی انسان کا فی الحال قد ۶ انچ ہے اس کو تین پہیے لگائے گئے ہیں۔ ایک مشین اس کے پیچھے رکھی گئی ہے۔ (دماغ کی جگہ الٹراسانک مشین لگی ہوئی ہے۔ ایک ڈاکٹر نے اپنا ایسا بنایا ہوا انسان ویڈیو پر دکھایا ہے اور ایک اور ڈاکٹر نے جو ریڈنگ یونیورسٹی سے تعلق رکھتے ہیں نے کہا ہے کہ ان کے بنائے ہوئے اس انسان نے لندن کے امپیریل کالج کی ایک کانفرنس میں شمولیت بھی اختیار کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ دماغ ہی کی طرح یہ انسان اپنے جسم کے تمام اعضا کو کنٹرول کر سکتا ہے۔ اپنے ماحول کے حالات کو سمجھ سکتا ہے اور ضروری باتوں کو اپنے دماغ میں محفوظ کر سکتا ہے۔ جب ان سے یہ پوچھا گیا کہ اس انسان کی ضرورت کیا ہے تو انہوں نے کہا کہ ہمارے مشینی دور میں مسائل اتنے زیادہ بڑھ گئے ہیں کہ وہ انسان کے بس میں نہیں رہے۔ جبکہ یہ مصنوعی انسان مشینی دور کے ہزاروں مسائل کو چند لمحوں میں حل کر سکتا ہے۔ اس کی یہ خصوصیت بھی بیان کی گئی ہے کہ الیکٹرانک دماغ ہونے کی وجہ سے یہ لوگوں کے ساتھ بات چیت بھی کر سکتا ہے سوال یہ بھی پوچھا گیا کہ کیا یہ اپنی نسل بڑھانے کی قوت رکھتا ہے تو ڈاکٹر کیٹنگ نے کہا کہ ہرگز نہیں۔ یہ خود اپنی نسل بڑھا نہیں سکتا۔ لیکن اس بات کا امکان ہے کہ اس کی جو صلاحیتیں سامنے آئیں گی ان کے پیش نظر ایک اور بہتر انسان بنانے کی بنیاد مہیا ہو جائے گی۔ مزید انہوں نے اس بات کی بھی وضاحت کی کہ اگر اس دنیا میں جہاں ہم عیش و عشرت کی زندگی بسر کر رہے ہیں ایسے مصنوعی انسانوں کی تعداد ہم سے زیادہ ہو گئی تو ہماری زندگی یقیناً اجیرن ہو جائے گی۔ اگر ہمیں یہ معلوم ہے کہ اس مصنوعی انسان کی وجہ سے ہماری زندگی مشکل میں پڑ جائے گی تو آخر ہم ایسا انسان بنائیں ہی کیوں۔ لیکن سائنس یہ کب دیکھتی ہے کہ تجربات کا نتیجہ کیا ہوگا۔ وہ تجربے کرتی چلی جاتی ہے اور نئی سے نئی چیزیں سامنے آتی رہتی ہیں۔ ان نئی چیزوں کے بعض اوقات اچھے نتائج نکلتے ہیں اور بعض اوقات برے۔ مثلاً ایٹم بم ہی کو لیجئے۔ یہ بھی اس قسم کے تجربات کا نتیجہ ہے۔ جس شخص نے ان تجربات کو شروع کیا تھا۔ اس نے تو ہرگز یہ نہیں سوچا کہ اس کی ایجاد لاکھوں آدمیوں کی زندگی پل بھر میں لے سکتی ہے۔ اور اس تعداد سے زیادہ لوگوں کو جسمانی طور پر معذور بنا سکتی ہے اور ایک لمبے عرصے تک اپنے برے اثرات کو جاری رکھ سکتی ہے۔ بہرحال سائنس کا کام یہ ہے کہ وہ تجربات کرکے نئی سے نئی بات معلوم کرے۔

یہ مصنوعی انسان جس کے متعلق ڈاکٹر کیٹنگ نے تفاصیل بیان کی ہیں ہو سکتا ہے ہمارے لئے ڈاکٹر کیٹنگ ہی کے خیال میں نقصان دہ ثابت ہو لیکن اولاً بنایا فائدے کے لئے جاتا ہے۔ نقصان کا پتہ بعد میں لگتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ سائنس دان کو اس بات سے کوئی غرض نہیں ہوتی کہ اس کے تجربات کے نتیجہ میں کوئی چیز مفید ثابت ہوگی۔ یا نقصان دہ۔ اگرچہ تجربہ شروع تو اس لئے کیا جاتا ہے کہ کوئی مفید چیز سامنے آئے۔ لیکن اس بات کا بھی امکان ہوتا ہے کہ اس چیز سے انسانیت کو نقصان پہنچے۔ مثلاً ایٹم بم ہمارے سامنے ہے جس شخص نے ایٹم بم کا تجربہ شروع کیا تھا اس کے ذہن میں یہ بات کبھی نہیں آئی ہوگی کہ اس سے لمحہ بھر میں لاکھوں انسان تباہ کئے جا سکتے ہیں لاکھوں انسانوں کو معذور بنایا جا سکتا ہے اور لاکھوں انسانوں کے لئے اس کے دیرپا اثرات تکلیف دہ ثابت ہو سکتے ہیں۔ لیکن بہرحال اس نے تجربات جاری

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Moral Guide for Students کا ترجمہ بالاقساط طلباء کیلئے شائع کیا جا رہا ہے

طلباء کے لئے اخلاقی گائیڈ

LIVES OF GREAT MEN

بڑے لوگوں کی زندگیاں

بڑے لوگوں کی زندگیاں ہمیں ہمیشہ یاد دلاتی رہتی ہیں کہ ہم بھی اپنی زندگیوں کو بلند اور برتر بنا سکتے ہیں۔

اس میں کیا شک ہے کہ جو ایک آدمی کر چکا ہے دوسرا بھی اسے کر سکتا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ آپ بھی ایک بڑا آدمی بننے کی کوشش نہ کریں۔ اگر آپ دنیا کی تاریخ پر ایک نظر ڈالیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ لوگوں نے زندگی کے مختلف میدانوں (Fields) میں عظمت حاصل کی ہے۔ دنیا میں عظیم سیاست دان، عظیم سائنس دان، عظیم تعلیمی ماہر، عظیم ناول نگار، عظیم تاریخ دان، عظیم فنی ماہر، عظیم انسانیت کی خدمت کرنے والے اور بہت سے عظیم روحانی بزرگ ہو گذرے ہیں۔

ان میں سے جس میدان میں بھی آپ کو دلچسپی ہو اسی میں قابل ذکر کامیابی حاصل کرنے کی کوشش کریں اور آپ ایک بڑے آدمی بن جائیں۔ بے جان لادو جانوروں کی طرح رہنا مت پسند کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کچھ صلاحیتیں عطا کی ہیں۔ اس نے آپ کو اوپر اٹھنے کی طاقت عطا کی ہے۔ اس نے تمہارے سامنے دوسرے بڑے لوگوں کی مثالیں رکھی ہیں۔ پھر آپ کیوں یہ خیال کرتے ہیں کہ کوئی دوسرا تو عظیم آدمی بن سکتا ہے مگر آپ نہیں بن سکتے ہیں۔

عظیم لوگوں کی زندگیوں کا مطالعہ کریں۔ ان کی سوانح عمریاں پڑھیں۔ آپ دیکھیں گے کہ تمام عظیم لوگوں نے اپنی زندگیوں میں اپنا مقصد حاصل کرنے کے لئے سخت محنت کی بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ اپنے ساتھ کام کرنے والے دوسرے لوگوں سے کہیں زیادہ محنت کی۔ انہوں نے راتوں کو بھی محنت کی اور دنوں کو بھی۔ انہوں نے کبھی بھی سوچنا اور کام کرنا نہیں چھوڑا۔ لیکن ایک بات کا خیال رہے کہ اس کوشش سے پہلے انہوں نے اپنے دل میں فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ کونسا مقصد ہے جس کو وہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ غیر مستقل مزاج نہیں تھے۔ کہ آج ایک کام کریں اور کل کو اس سے ہٹ کر دوسرا شروع کر دیں۔ انہوں نے اپنا طریق کار ایک دفعہ متعین کرنے کے بعد پھر اپنی ساری کوششوں اور اپنی ساری جدوجہد کا مرکز اسی کو بنا لیا۔

آپ بھی ایسا ہی کریں۔ پھر آپ تھوڑے ہی عرصہ میں فرق دیکھ کر لیں گے۔ آپ میں ایک تبدیلی پیدا ہو جائے گی۔ آپ میں جو بہتری پیدا ہو گی وہ بالکل ظاہر نظر آنے والی ہو گی۔ اور اس طرح اگر آپ ایک بڑے اور عظیم آدمی بن جائیں تو آپ کی عظمت اور بڑائی دوسروں کی ہمت بڑھائے گی کہ وہ بھی آپ کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں۔

OBSERVATION

مشاہدہ

مشاہدہ غور سے دیکھنے کی صلاحیت کا نام ہے۔ آپ اپنے اردگرد بہت سی چیزیں دیکھتے ہیں۔ آپ ان میں سے کتنی چیزوں پر توجہ کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر آپ سڑک پر چل رہے ہیں اور لوگ آپ کے پاس سے گذر رہے ہیں۔ آپ ان سب کو دیکھتے ہیں لیکن کتنوں پر آپ توجہ دیتے ہیں۔ آپ ایک عمارت دیکھتے ہیں۔ وہ خوبصورت ہے یا بدنما ہے۔ لیکن ان دو باتوں کے علاوہ آپ نے اس عمارت کے متعلق کیا جانا ہے۔ آپ ہر روز سکول جاتے ہیں۔ آپ اس کے کھیل کے میدانوں میں روزانہ کھیلتے ہیں اور آپ کے کھیل کے میدانوں کے اردگرد مختلف قسم کے درخت لگے ہوتے ہیں۔ کیا آپ نے کبھی توجہ دی ہے کہ وہ درخت کسی قسم کے ہیں آپ کہہ سکتے ہیں کہ آپ کے لئے یہ بات ضروری نہیں کہ آپ جانیں کہ وہ درخت کن کن اقسام سے تعلق رکھتے ہیں۔ بلاشبہ آپ کا جواب کسی حد تک بالکل غلط نہیں ہے لیکن اتنا درست بھی نہیں ہے۔ توجہ سے دیکھنا آپ کے علم میں اضافہ کرتا ہے۔ اور علم کی کوئی مقدار بھی حاصل کر لینا ایسی حد نہیں ہے جسے آخری کہا جا سکے اور جس سے آگے آپ کو بڑھنا نہیں چاہئے۔ علم کی مقدار ہی وہ چیز ہے جو لوگوں کو ایک دوسرے سے امتیاز بخشتی ہے۔ وہ جس کے پاس علم کی مقدار زیادہ ہے وہ اپنے اندر زندگی کے مختلف حالات میں سے گذرنے کی زیادہ صلاحیت رکھتا ہے۔

آپ اپنے مشاہدہ کی قوت کو بڑھا سکتے ہیں۔ اس کے لئے صرف تھوڑی سی توجہ اور تھوڑی سی مشق کی ضرورت ہے۔ درحقیقت اگر آپ کی

باقی صفحہ ۷ پر

JAPAN - KOBE UPDATE

ٹی وی پروگرام کے ذریعے جاپان کے طول و عرض میں احمدیہ خدمات کا تذکرہ

لندن :۱۱ مارچ ۱۹۹۵ء مکرم عطاء المجیب صاحب راشد نے جاپان کے زلزلہ زدگان کے حالات پر مبنی احمدیہ ٹیلی ویژن انٹر نیشنل کے روزانہ پروگرام جاپان۔ کوبے اپ ڈیٹ۔ میں ایک جاپانی ٹی وی TBS کی رپورٹ کے بقیہ حصے کا ذکر کیا ایک حصے کا تذکرہ کل کی پورٹ میں آچکا ہے۔

مسٹر میوشی نے فون پر براہ راست رابطہ پر بتایا کہ اس ٹی وی پروگرام میں بتایا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ جاپان کا مرکز ناگویا میں ہے۔ اس کیمپ کے رضاکار جاپانی متاثرین کو کھانا ہی مہیا نہیں کرتے بلکہ یہاں پر سے اور سہولتیں بھی مہیا کی جاتی ہیں۔ یہاں پر سائیکلوں کے پنکچر لگانے کا بھی انتظام ہے۔ گھروں میں جا کر پینے کا پانی اور دوسرا پانی بھی مہیا کیا جاتا ہے۔ حجامت بنانے کا بھی انتظام ہے۔

پانی لیتے ہوئے ایک خاتون کو دکھایا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ یہ احمدی رضاکار مدد کرتے ہوئے کسی سے اس کی قومیت نہیں پوچھتے بلکہ سب کی یکساں خدمت کرتے ہیں۔

ایک جاپانی نے کہا کہ ہم جاپانی بھی ان رضاکاروں کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ اس نے کہا کہ میں اتفاق سے یہاں سے گزر رہا تھا۔ میں نے احمدی رضاکاروں کو کام کرتے دیکھ کر ان کے ساتھ مل کر کام شروع کر دیا۔

ٹی وی پر دکھایا گیا کہ کس طرح جاپانی زبان بولنے والوں کو ساتھ لے کر یہ رضاکار بوڑھے مردوں اور عورتوں کی مدد کرتے ہیں۔ ایک بوڑھی عورت نے بتایا کہ میں تو شکر کرتی ہوں کہ میری جان بچ گئی۔

ٹی وی پر بتایا گیا ہے کہ یہ بات حیران کن ہے کہ ان رضاکاروں میں ایک مستقل رضاکار جاپانی ہیں وہ کیمپ کے نائب انچارج بھی ہیں۔

مکرم راشد صاحب نے بتایا کہ یہ صاحب مسٹر میوشی ہیں جو ہمیں روزانہ کوبے کے تازہ ترین حالات بتاتے ہیں۔ انہوں نے بڑی انکساری سے بتایا کہ یہ میرا ذکر ہے۔ چونکہ یہ بیان کرنا ضروری ہے اس لئے میں بتا رہا ہوں۔

مکرم راشد صاحب نے بتایا کہ ٹی وی پروگرام میں بتایا کہ زلزلے سے بچ رہنے والے ۵۸ سالہ مسٹر میوشی احمدیہ کیمپ میں بطور رضاکار کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ وہ پہلی بار کس طرح اس کیمپ میں آئے۔ مسٹر میوشی نے بتایا کہ میں پہلی بار یہاں پر کھانا کھانے آیا۔ لیکن یہاں کا خوبصورت ماحول دیکھ کر یہاں ہی رہ پڑا اور کیمپ کا حصہ بن گیا۔

اس کیمپ کے رضاکار کھانا کھانے کے لئے آنے والوں کو کہتے ہیں کہ دوبارہ ضرور آئیے۔ روزانہ آئیے۔

ٹی وی نے بتایا کہ مسٹر میوشی نے کہا کہ مجھے یہاں پر اتنا پیار ملا کہ میں ہمیشہ کے لئے ان کا دوست بن گیا۔

ٹی وی نے بتایا کہ مسٹر میوشی یہیں کے ہو رہے۔ اور اب وہ اس کیمپ کے نائب انچارج ہیں۔

مسٹر میوشی نے بتایا کہ میرا تو سب کچھ زلزلے میں ختم ہو گیا تھا۔ لیکن اس کے بدلے میں یہاں آ کر مجھے جو دوست ملے ہیں کوئی دولت ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی محبت کا جو رشتہ یہاں کے رضاکاروں سے قائم ہوا ہے کوئی دولت اس کو مٹا نہیں سکتی۔ انہوں نے کہا کہ میری سب دولت اور مکان آگ میں جل گیا۔ مجھے اس کا سخت صدمہ تھا مگر اب جو دولت مجھے یہاں آ کر ملی ہے وہ بے بہا ہے۔

ٹی وی پر بتایا گیا کہ کس طرح غیر ملکی رضاکار جاپانی زبان میں آواز لگاتے ہیں۔ گرم کھانا چائے اور روٹی لے لیں۔

مکرم راشد صاحب نے کہا کہ آپ کی باتیں بہت عمدہ ہیں۔ یہ پاکیزہ دل کے نیک جذبات ہیں۔ آج آپ کی قدر ہمارے دلوں میں پہلے سے بھی زیادہ بڑھ گئی ہے۔

مسٹر میوشی نے انکساری سے کہا کہ میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا۔ یہ تو محض میرے دل کے جذبات ہیں۔

TBS ٹی وی نے بتایا کہ احمدیہ رضاکار بہت مشکل حالات میں یہاں کام کر رہے ہیں۔ وہ صبح چاول اور ایک سمندری گھاس کا استعمال کرتے ہیں۔ لیکن جاپانی متاثرین کے لئے وہ چکن کری تیار کرتے ہیں۔

ٹی وی کے رپورٹر نے کہا کہ جاپانی روایتی خدمات میں رضاکارانہ خدمات میں کمزور ہیں۔ وہ ہر چیز حکومت کے ذمے لگا دیتے ہیں۔ حکومت کو چاہئے کہ وہ ان رضاکاروں کی خدمات کی تقلید کرے۔ ان کے ساتھ اپنے تعلقات کو وسعت دے۔

مسٹر میوشی نے آخر میں بتایا کہ ٹی وی کا پروگرام سارے ملک میں دیکھا جاتا ہے۔ اب اللہ کے فضل سے ملک کے طول و عرض میں احمدیہ جماعت کی خدمات کا ذکر ہو گیا ہے۔

> دعا اس کو فائدہ پہنچا سکتی ہے جو خود اپنی بھی اصلاح کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنے سچے تعلق کو قائم کرتا ہے۔
>
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

انٹرویو : ——— یوسف سہیل شوق

ڈاکٹر رشید محمد راشد آئی سپیشلسٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضل عمر ہسپتال کے آئی سپیشلسٹ ڈاکٹر رشید محمد راشد نے گذشتہ روز لاہور میں پوسٹ گریجوئیٹ میڈیکل سنٹر میں ڈاکٹر رمضان علی سید میموریل گولڈ میڈل حاصل کیا۔ پنجاب کے وزیر صحت رانا اکرام ربانی نے ایک تقریب میں گذشتہ ۱۶ سال کے عرصے میں گولڈ میڈل حاصل کرنے والوں کو میڈل تقسیم کئے۔

ڈاکٹر رشید محمد راشد صاحب نے بتایا کہ انہوں نے ۱۹۸۸ء میں آنکھوں کی تعلیم کی ڈگری ڈی او ایم ایس کے امتحان میں اول رہ کر یہ میڈل حاصل کیا تھا۔ مگر اب تک کوئی تقریب منعقد نہ ہوئی تھی۔

تقسیم انعامات کی یہ تقریب ۱۳- مارچ ۱۹۹۵ء کو منعقد ہوئی۔ مکرم ڈاکٹر راشد صاحب نے کہا کہ یہ سب اعزاز احمدیت کی برکت سے ہے۔ جماعت کی خدمت کرنے سے اللہ تعالیٰ نے یہ اعزاز عطا کیا ہے۔ میرا اس میں کوئی کمال نہیں ہے۔

مکرم ڈاکٹر رشید راشد صاحب نے ۱۹۸۴ء کے اکتوبر میں پنجاب یونیورسٹی سے ایم بی بی ایس کی ڈگری حاصل کی اس کے بعد جنرل سرجری میں چھ ماہ میو ہسپتال میں ہاؤس جاب کیا۔ اور اس کے بعد ایک سال تک گنگارام ہسپتال کی شعبہ امراض چشم میں ہاؤس جاب کیا۔ اور اس کے بعد پوسٹ گریجوئیٹ میڈیکل سنٹر سے ڈی او ایم ایس کی ڈگری حاصل کی۔ تقریباً ایک سال انہوں نے نشتر ہسپتال ملتان میں میڈیکل آفیسر کے طور پر کام کیا۔ ڈی او ایم ایس کا امتحان پاس کرتے ہی انہوں نے نوکری سے استعفیٰ دے دیا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے اللہ سے عہد کیا تھا کہ میں جس دن بھی آئی سپیشلسٹ بن گیا۔ ایک دن بھی جماعت احمدیہ کی خدمت کے علاوہ اور کوئی کام نہیں کروں گا۔ اور اپنی ذات کے لئے کہیں کام نہیں کروں گا۔

چنانچہ مکرم ڈاکٹر راشد صاحب ۲۲- دسمبر ۱۹۸۸ء میں فضل عمر ہسپتال ربوہ آ گئے اور آنکھوں کی امراض کا شعبہ سنبھال لیا۔

مکرم ڈاکٹر راشد صاحب نے بتایا کہ فضل عمر ہسپتال کے شعبہ امراض چشم میں تمام قسم کے آپریشن کئے جاتے ہیں۔ ان میں سفید موتیا' کالا موتیا' آنکھ میں مصنوعی عدسہ لگانا جسے INTRA OCCULAR LENS IMPLANT کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ کانٹیکٹ لینز بھی لگائے جاتے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ فضل عمر ہسپتال کا شعبہ امراض چشم ایک بے حد مصروف شعبہ ہے۔ اور مریضوں کا اس قدر رش ہوتا ہے کہ سر کھجانے کی فرصت نہیں ملتی۔

مکرم ڈاکٹر راشد صاحب نے بتایا کہ فضل عمر ہسپتال ربوہ کے شعبہ امراض چشم کو جنرل ریٹائرڈ ڈاکٹر نسیم کا بھی تعاون اور سرپرستی حاصل ہے مکرم ڈاکٹر جنرل نسیم صاحب گاہے گاہے ربوہ کا دورہ کرتے رہتے ہیں اور اس شعبہ میں مزید ترقیات کا باعث بنتے ہیں۔ مکرم ڈاکٹر جنرل نسیم صاحب اس وقت بھی فضل عمر کا دورہ کیا کرتے تھے جب شعبہ امراض چشم یہاں پر قائم نہیں تھا اور اب بھی تشریف لاتے ہیں جب یہ شعبہ قائم ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

امریکی سفارت کار- عراق کے قبضے میں

عراق نے دو امریکی سفارت کاروں کو اپنے قبضے میں کیا ہوا ہے یہ سفارت کار مبینہ طور پر غیر قانونی طور پر کویت سے عراق میں داخل ہوتے وقت گرفتار ہو گئے تھے۔

عراق نے مغربی سفارت کاروں کو بغداد میں حراست میں لئے گئے ان دونوں امریکیوں سے ملنے کی اجازت دی۔ وائس آف امریکہ کے مطابق عراق نے کہا ہے کہ ان دو امریکی سفارت کاروں کو اس وقت تک رہا نہیں کیا جائے گا جب تک اس کے خلاف اقوام متحدہ کی تجارتی پابندیوں اٹھا نہیں لی جاتیں۔ تاہم عراق نے کہا ہے کہ دونوں امریکیوں سے اچھا سلوک کیا جا رہا ہے اور وہ بالکل محفوظ ہیں۔ لیکن ابھی تک یہ فیصلہ نہیں کیا گیا کہ ان دونوں پر غیر قانونی داخلے کے الزامات کے تحت مقدمے چلائے جائیں گے یا نہیں۔ مقدمات کی صورت میں انہیں ۲۰ سال تک جیل ہو سکتی ہے۔ یاد رہے کہ عراق کے خلاف اقتصادی پابندیاں چار سال قبل اس وقت لگائی گئی تھیں جب عراق نے کویت پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا تھا۔ اب عراق کئی بار کوششیں کر چکا ہے کہ اس پر سے یہ پابندیاں ختم کر دی جائیں لیکن امریکہ سختی سے اس موقف پر اڑا ہوا ہے کہ یہ پابندیاں ختم نہیں ہوں گی۔

☆○☆

شمالی کوریا کی دھمکی

شمالی کوریا نے دھمکی دی ہے کہ اگر اسے ۲۱- اپریل تک ہلکے پانی کا ایٹمی ری ایکٹر دینے پر سمجھوتہ نہ ہوا تو وہ اپنا جوہری پروگرام دوبارہ شروع کر دے گا اور جو ری ایکٹر امریکہ سے سمجھوتے کے بعد بند کر دیا گیا تھا اسے پھر سے چالو کر دیا جائے گا۔

امریکہ نے جواباً کہا ہے کہ وہ شمالی کوریا کے خلاف پابندیاں دوبارہ عائد کرنے کی مہم چلا سکتا ہے۔ امریکہ کی خواہش ہے کہ شمالی کوریا جنوبی کوریا کے بنائے ہوئے ری ایکٹر کو قبول کر لے۔

یاد رہے کہ اس معاملے پر گزشتہ سال مشرق بعید کی فضا میں بڑا کھنچاؤ پیدا ہو گیا تھا۔ اور ایک مرحلے پر شمالی کوریا نے اعلان کر دیا تھا کہ اگر اس کے خلاف اقوام متحدہ کی تجارتی پابندیاں عائد کی گئیں تو وہ جنوبی کوریا کے خلاف اعلان جنگ کر دے گا۔ تاہم بعد میں امریکی دباؤ کے آگے شمالی کوریا نے سر خم کر دیا اور اپنے ایٹمی پروگرام کو منجمد کرنے اور اس کی بجائے ہلکے پانی کاری ایکٹر لگانے کا فیصلہ کر لیا۔ واضح رہے کہ ہلکے پانی کے ری ایکٹر کے بائی پراڈکٹ سے ایٹم بم تیار کرنے میں مدد نہیں ملتی جبکہ بھاری پانی کے ایٹمی ری ایکٹر کے بائی پراڈکٹ سے حاصل ہونے والے مواد سے ایٹم بم بنایا جا سکتا ہے۔ اور شمالی کوریا نے اپنے بھاری پانی کے ایٹمی ری ایکٹر کے فضلے سے اتنا مواد جمع کر رکھا ہے جس سے ایک اندازے کے مطابق آٹھ ایٹم بم بنائے جا سکتے ہیں۔ ابھی تک اس فضلے کو ضائع کرنے کا معاہدہ بھی طے نہیں پایا۔

☆○☆

بوسنیا کے مسلمانوں کی کامیابی

چند ہفتے قبل بوسنیا کے صدر علی جاہ عزت بیگووچ نے سربوں کو کہا تھا کہ اگر وہ پرامن طور پر مسئلے کا حل نہیں چاہتے تو بوسنیا جنگ کے لئے تیار ہے۔

بوسنیا کے صدر کے یہ الفاظ بتاتے ہیں کہ اب بوسنیا کے مسلمان طاقتور ہو چکے ہیں۔ اور اب ان کی ماضی کی سی بے چارگی کی کیفیت نہیں رہی۔ اور اب وہ دشمن سے مرعوب نہیں ہیں بلکہ اس سے دو دو ہاتھ کرنے کے لئے تیار ہیں۔

اس خبر سے بوسنیا کے مسلمانوں سے محبت کرنے والوں کے دلوں میں اطمینان پیدا ہوا تھا۔ اگرچہ ابھی سربوں نے بوسنیا کے بڑے حصے پر قبضہ کیا ہوا ہے اور مسئلہ بدستور حل طلب ہے۔

اب بوسنیا کے صدر علی جاہ عزت بیگووچ نے ایک اور بات کہی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر اقوام متحدہ کی امن فوج نے سربوں کے خلاف ٹھوس کارروائی نہ کی تو اسے واپس بھیج دیا جائے گا۔ یہ بات بھی بتاتی ہے کہ اب بوسنیا اقوام متحدہ کی امن فوج کا محتاج نہیں رہا۔ بوسنیا کے صدر کا کہنا ہے کہ اقوام متحدہ کے مینڈیٹ میں انسانی ہمدردی کی بناء پر خوراک کی فراہمی شامل ہے اس کے علاوہ جن علاقوں کو سربوں کی رضامندی سے محفوظ علاقہ قرار دیا گیا تھا ان کی حفاظت لازمی ہے۔

بوسنیا کے صدر نے کہا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ وہ اقوام متحدہ کی فوجوں کو ۳۰- اپریل تک ملک چھوڑنے کے لئے کہیں۔

بوسنیا کے بارے میں جنگ کی تازہ ترین خبروں سے پتہ چلا ہے کہ بھاری توپ خانے سے شدید لڑائی نے شمالی بوسنیا ہرزی گووینا کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ جبکہ مسلمانوں کی قیادت میں فوج ٹزلہ کے قریب سرب ٹھکانوں پر حملے کر رہی ہے اطلاع ملی ہے کہ بوسنیا کی فوج سربوں کے مقبوضہ علاقے میں کئی کلومیٹر دور اندر تک گھس گئی ہے اور اس نے تازہ حملے میں کچھ علاقہ واپس لے لیا ہے۔

اخبارات کے نام

یہ خط ڈان کے ۶ فروری ۱۹۹۵ء کے شمارے میں شائع ہوا

ماں بننے کی تربیت

میں منظور۔ اے تکاری کے اس خط کے حوالے سے کچھ کہنا چاہتا ہوں جو ڈان کے ۱۹- جنوری کے شمارے میں شائع ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کوئی شخص ان کے سامنے ایک ستمہ بھر بھی اس بات پر اتفاق نہیں کر سکتا کہ کوئی بات اہم ہو یا غیر اہم اس کے لئے کسی نہ کسی طرح کی تربیت لازمی ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ جب وہ یہ کہتے ہیں کہ ماں بننے کے لئے تربیت کا کوئی انتظام نہیں ہے تو وہ بات کو ضرورت سے زیادہ دور تک لے جاتے ہیں۔ کیا وہ نہیں جانتے کہ چھوٹے بھائیوں اور بہنوں کو پالنے میں بڑی غیر شادی شدہ بہنوں کا بہت ہاتھ ہوتا ہے۔ ماؤں سے بھی زیادہ وہ انہیں کھلاتی ہیں۔ وہ انہیں کپڑے پہناتی ہیں۔ وہ ان کے ساتھ باتیں کرتی ہیں اور وہ انہیں مختلف امور کے متعلق جو انہیں بہتر زندگی گذارنے میں مدد دے سکتے ہیں' ہدایات دیتی ہیں۔ البتہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ انہیں تعلیم کے متعلق کچھ علم ہونا چاہئے۔ طبی امور کے متعلق کچھ علم ہونا چاہئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن لندن کے پروگرام

بدھ ۲۹-مارچ ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

9-04 تلاوت- محترم قاری محمد عاشق صاحب
9-20 ہومیو پیتھک کلاس نمبر-۱۰
(فرمودہ ۱۹۹۴ء-۵-۲)
10-25 نظم-طیبہ مبارکہ
10-34 مجلس سوال و جواب
از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
11-27 تقریر مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق
12-03 تلاوت
12-12 ملاقات- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- بنگالی احمدیوں کے ساتھ (۹۴-۵-۷)
1-17 نظم-از ہبتہ الوحید اور عطیہ الباری
1-28 انٹرویو حضرت بابو قاسم الدین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ
1-44 مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (۸۹-۵-۲۷ بمقام لندن)
2-44 نظم-اے نور ساجدہ
3-30 تلاوت
3-45 حدیث
4-00 یوروفائل
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈ دی گلوب
6-00 ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۴۵
از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
تربیت کے ذرائع حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات کی روشنی میں
8-00 چلڈرنز کارنر-عید شو دوبارہ ٹیلی کاسٹ
8-50 کل کے پروگرام

جمعرات ۳۰-مارچ ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

9-04 تلاوت مکرم قاری محمد عاشق صاحب-
ترجمہ مکرم نصیر احمد قمر صاحب
9-18 ہومیو پیتھک کلاس (۹۴-۵-۳)
10-32 نظم-ناصر علی عثمانی
10-40 ناصرات کا پروگرام- چاند سورج گرہن (۹۴-۶-۴)
11-20 سیرۃ و سوانح حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم از مکرم بشیر احمد خان رفیق صاحب
12-04 تلاوت-مکرم قاری محمد عاشق صاحب
12-10 حدیث-
از مکرم عطاء المجیب راشد صاحب
12-25 ملاقات-
نائیجیرین احباب سے (۹۴-۵-۱۴)
1-25 نظم-از بے وس کملا
1-42 مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع لجنہ اور ناصرات سے امریکہ میں اکتوبر ۹۴ء
2-06 چینی پروگرام-
از مکرم عثمان چاؤ صاحب
2-44 نظم-از عصمت اللہ صاحب
2-53 نظم قانتہ صاحبہ
3-30 تلاوت
3-45 حدیث
4-00 طبی معاملات
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈ دی گلوب
6-00 ترجمۃ القرآن-سبق نمبر ۴۶
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
قرآن کریم اور اس کے حسن کا تعارف
7-30 چلڈرنز کارنر
8-00 لقاء مع العرب
8-50 کل کے پروگرام

مرکز عطیہ خون

○ مرکز عطیہ خون ربوہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایڈز (AIDS) جیسی خطرناک بیماری کی تشخیص کے لئے ایڈز ٹیسٹ نہایت مناسب چارجز کے ساتھ کرنے کی سہولت مہیا کر دی گئی ہے۔ کسی مریض کے لئے یا انتقال خون سے پہلے یہ ٹیسٹ کروانا مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

خون کا عطیہ لینے سے پہلے دیگر اہم ٹیسٹ جو انتقال خون سے پہلے کئے جانے لازمی ہوتے ہیں ان کا بھی معقول انتظام ہے اور خون کو محفوظ رکھنے کی سہولت بھی موجود ہے۔

مرکز عطیہ خون احاطہ بیت المہدی گولبازار ربوہ میں واقع ہے اور آج کل اس کے اوقات کار صبح 9 بجے سے 1 بجے تک اور شام ۴ بجے سے 9 بجے تک مقرر کئے گئے ہیں۔ اس دوران ٹیلی فون پر بھی رابطہ کیا جا سکتا ہے جس کا نمبر 212312 ہے۔

(صدر کمیٹی مرکز عطیہ خون ربوہ)

بقیہ صفحہ ۱

لوگ اپنی دشمنی کو خدا کے تعلق پر مقدم کر لیتے ہیں۔ حالانکہ دانائی یہ ہے کہ خدا کے تعلق کو مقدم کیا جائے۔ کیونکہ اگر کوئی شخص تم سے بدسلوکی کرتا ہے۔ مگر تمہارے باپ سے اس کا اچھا تعلق ہے اور وہ تمہارے باپ پر احسان کرتا ہے تو تم اپنی ذات کے خیال کو چھوڑ کر باپ کے تعلق مقدم کرو گے۔ اور کہو گے کہ گو اس نے مجھے نقصان پہنچایا ہے۔ لیکن چونکہ اس نے میرے باپ سے اچھا سلوک کیا ہے۔ اس لئے میں اس کی عزت کروں گا۔ پس اس طرح اس بات کو سمجھنا چاہئے کہ گو ایک شخص تمہارا دشمن ہے تم سے بدسلوکی کرتا ہے۔ مگر اس کا خدا سے تعلق ہے اس لئے ہماری شخصی اور ذاتی دشمنی کی خدا کے تعلق کے مقابلہ میں کچھ حیثیت نہیں۔ یہی نیک لوگوں کا قاعدہ ہے۔ وہ دیکھتے ہیں گو فلاں ہمارا دشمن ہی ہے لیکن ہمارے خدا کا بندہ تو ہے یا اس کا اس سے تعلق ہے۔ اور اس میں شبہ نہیں کہ خدا ہی کا تعلق قابل لحاظ ہے۔ اسی کو ملحوظ رکھنا چاہئے۔ (از خطبہ یکم دسمبر ۱۹۲۲ء)

غزل

تیرے آگے پیچھے غافل
لمحوں کا اِک جال بچھا ہے

ہر لمحہ اک بُجھتا تارا
ہر لمحہ اک پچھتاوا ہے

ہر لمحے میں اُس محبوب کا
ایک نیا پیغام چھُپا ہے

جو محبوب سما کر دل میں
چُپکے چُپکے دیکھ رہا ہے

لمحوں کے اس دیس میں ہم نے
کچھ دِن رہ کر دیکھ لیا ہے

دُکھوں کا سنسار ہے پگلے
اِن لمحوں کے دیس میں کیا ہے

غم کو گلے لگا کر سوچا
غم ہی دل کا بہلاوا ہے

لے لو کچھ اعمال کے جگنو
وقت کا سورج ڈوب چلا ہے

تیرے بچھڑنے کا وہ لمحہ
آنکھ میں میری ٹھہر گیا ہے

لمحہ لمحہ ہو کے منیرہ
جیون سارا بیت گیا ہے

سیدہ منیرہ ظہور

اور آپس کے تعلقات سے بھی انہیں آگاہی ہونی چاہئے۔ لیکن اگر ہم اس بات کی طرف نظر دوڑائیں کہ بچوں کی پرورش کس طرح کی جاتی ہے تو ہم دیکھیں گے کہ یہ باتیں میں بھی عام طور پر موجود ہوتی ہیں۔

جو کچھ بچوں کو اپنی ماؤں سے سیکھنا چاہئے وہ یقینی طور پر اپنے گھروں پر سیکھ لیتے ہیں۔ جہاں تک انسانی کردار کا تعلق ہے اگرچہ اس کی بنیاد تو انہی باتوں پر رکھی جاتی ہے جو وہ اپنے گھر سے سیکھتے ہیں لیکن تمام کی تمام باتیں وہ اپنے گھر سے نہیں سیکھتے۔ کیونکہ بچہ جب بڑا ہوتا ہے تو وہ گلی کوچوں میں گھومتا پھرتا ہے۔ وہ سکول جاتا ہے۔ وہ کھیلوں کے میدان میں جاتا ہے۔ وہ پبلک اجلاسوں میں جاتا ہے۔ وہ خاصی بڑی تعداد میں لوگوں سے ملتا ہے اور بغیر جانے بوجھے وہ ان سب سے بہت کچھ سیکھتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ایسا خصوصی تربیتی مرکز ماؤں کے لئے کبھی وجود میں نہیں آیا جنہوں نے دنیا کے بڑے بڑے آدمیوں کو جنم دیا ہو۔ انسان ہزاروں سال سے اس دنیا میں موجود ہے اور ہمارے اکثر بڑے بڑے آدمیوں کو ایسی ماؤں نے جنم دیا تھا۔ جنہیں نہ پڑھنا آتا تھا نہ لکھنا۔ اور جن کی ماں بننے کے لئے کوئی خاص تربیت نہیں کی گئی تھی۔ لیکن یہی وہ بڑے آدمی ہیں جن کے نقش قدم پر ہم چلنا چاہتے ہیں۔

مہربانی کر کے شادی کو اتنا مقید نہ کر دیجئے کہ جب تک کسی لڑکی کے پاس ماں بننے کی تربیت کا سرٹیفکیٹ یا ڈگری نہ ہو وہ شادی نہ کرے۔ یہ ناممکن العمل ہے ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔

(نسیم سیفی)

بقیہ صفحہ ۴

رکھے۔ ایٹم بم بن گیا اور ہیروشیما اور ناگاساکی پر اس نے اپنی تباہ کاری کا پورا پورا اظہار کیا۔

انسان مصنوعی چیزیں تو بنا سکتا ہے اور ان کی صلاحیتوں کی حدود بھی مقرر کر سکتا ہے لیکن یہ بات حقیقت ہے اور حقیقت ہی رہے گی کہ خدا تعالیٰ کی تخلیق کے ساتھ اس کا کوئی مقابلہ نہیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا ہے کہ انسان کیڑے کا ایک پاؤں بھی بنانے کی اہلیت نہیں رکھتا۔ یعنی حقیقی پاؤں جس طرح اللہ تعالیٰ اس پاؤں کو پیدا کرتا ہے اور کیڑا اس پاؤں سے کام لیتا ہے اس ہیئت کے مطابق انسان یہ پاؤں نہیں بنا سکتا۔ اگرچہ وہ کوشش تو انسان بنانے کی کر رہا ہے لیکن اسے بھی اس بات کا یقین ہے کہ وہ انسان اس طرح کے گوشت پوست کا انسان نہیں ہو سکتا جیسا کہ خدا بناتا ہے۔

بہرحال نئی بات یہ ہے کہ ایک ۶ انچ کے مصنوعی انسان نے رائل امپیریل کالج کی ایک کانفرنس میں شرکت کی ہے۔

بقیہ صفحہ ۵

مشاہدہ کی طاقت دوسروں سے زیادہ ہے تو آپ ان کو ہمیشہ ایک Pleasant Surprise دے سکتے ہیں۔ چیزوں کو گہری دلچسپی سے دیکھنے کی کوشش کیجئے اور ان پر بار بار غور کیجئے۔ آپ ان کو یاد رکھ سکیں گے اور ان کے متعلق گفتگو کر سکیں گے۔ یہ بات آپ کے مشاہدہ کی طاقت کو تیز کر دے گی۔ اور اس سے نتیجۃً آپ کا علم بڑھے گا۔ اور آپ کو دوسروں کے مقابلہ میں ایک بہتر مقام پر لا کھڑا کرے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 28- مارچ-1995ء
موسم معتدل ہے
درجہ حرارت کم از کم 16 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 28 درجے سنٹی گریڈ

○ قرض ادانہ کرنے والے منتخب نمائندوں کو نااہل قرار دینے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ وفاقی کابینہ نے عوامی نمائندگی کے ایکٹ مجریہ ۱۹۷۶ء میں ایک ترمیم کی منظوری دی ہے جس کے تحت پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلیوں کے تمام اراکین کے لئے ضروری ہو گا کہ وہ ہر مالی سال کے آخر میں اپنے اثاثوں اور واجبات کا گوشوارہ چیف الیکشن کمشنر کو پیش کریں واجبات میں بینکوں کے قرضے پانی بجلی اور گیس کے بل بھی شامل ہوں گے۔ الیکشن ۱۹۹۳ء میں ہارنے والوں کو بھی واجبات جمع کرانے ہوں گے وزیر اعظم نے کہا اس ترمیم کا مقصد سیاست کو کالی بھیڑوں سے پاک کرنا ہے۔ جن اراکین نے بینکوں کے قرض پانی بجلی گیس اور ٹیلی فون کے بل ادا نہ کئے ہوں گے ان کو کسی بھی قانون ساز ادارے کی رکنیت کے لئے نااہل قرار دیا جا سکے گا۔ موجودہ اسمبلیوں کے ارکان کو واجبات ادا کرنے کے لئے تین ماہ کے وقت دیا گیا ہے۔

○ وزیر اعظم نے نادہندارکان کی نااہلی کے بل کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ نادہندگان کو ان کے اثر رسوخ کی وجہ سے جو تحفظ دیا جاتا تھا اب وہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے منتخب نمائندوں پر لوگوں کا اعتماد بحال کرنے کے لئے جو اخلاقی مہم شروع کر رکھی ہے یہ کارروائی اسی کا حصہ ہے۔

○ وفاقی کابینہ نے فیصلہ کیا ہے کہ عورتوں کی خلع کی درخواست کا فیصلہ ۴ ماہ میں کر دیا جائے گا۔ عائلی عدالتوں کے قانون میں ترمیم کی جائے گی۔

○ امریکہ کی خاتون اول لاہور پہنچیں اور برکی سے قریب ایک گاؤں کا دورہ کیا۔

○ برکی قریب جس گاؤں میں مسز ہیلری کلنٹن نے دورہ کیا اس کے سارے راستے میں سخت ترین حفاظتی اقدامات دیکھنے میں آئے ہر طرف پولیس والے اور کمانڈوز متعین تھے۔ گاؤں کے لوگوں نے حفاظتی انتظامات کے تحت خود کو اپنے گھروں تک محدود کر لیا تھا۔

○ لاہور کے نصف شہر میں "کرفیو" کا سا سماں دیکھنے میں آیا۔ امریکہ کی خاتون اول جس جگہ گئیں وہاں تمام راستوں پر مسلح کمانڈوز تعینات کئے گئے تھے۔

○ ایوان صدر میں تین بڑوں کے اجلاس میں حکومت اور اپوزیشن کے تعلقات بہتر بنانے پر اتفاق رائے کیا گیا۔ صدر وزیر اعظم اور چیف آف دی آرمی سٹاف نے ملک کی صورت حال پر صلاح و مشورہ کیا۔ کراچی کے بگڑتے ہوئے حالات کا بھی جائزہ لیا گیا۔ افغانستان کے تازہ ترین واقعات پر بھی غور کیا گیا۔

○ ۳۲ جماعتوں پر مشتمل آل پارٹیز کانفرنس نے سندھ حکومت کی حمایت کر دی۔ وزیر اعلیٰ سندھ عبداللہ شاہ نے کہا کہ الطاف گروپ اپنے خلاف مقدمات کی واپسی چاہتا ہے جو قابل قبول نہیں۔ انہوں نے کہا کہ جون جولائی تک حالات معمول پر آجائیں گے۔ دوسری جماعتیں ایم کیو ایم کو مذاکرات پر آمادہ کریں۔ کانفرنس میں ۱۲ قراردادیں منظور کی گئیں۔ تھانے کی سطح پر امن کمیٹیوں کے قیام، غیر ملکی باشندوں کے اخراج، بلدیاتی اداروں کے انتخابات اور جلسے جلوسوں و اسلحہ کی نمائش پر پابندی کے مطالبات کئے گئے۔ کل جماعتی کانفرنس وزیر اعلیٰ ہاؤس میں ہوئی اس کی صدارت سندھ کے وزیر اعلیٰ سید عبداللہ شاہ نے کی۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ کراچی میں قیام امن کے لئے سندھ حکومت کی آل پارٹیز کانفرنس ناکام ہو گئی۔ کانفرنس بلانے کی ہدایت وفاقی حکومت نے کی تھی۔ بڑی سیاسی جماعتیں شریک نہیں ہوئیں۔ حکومت نے کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے محنت بھی نہیں کی۔ جماعت اسلامی نے دعوت کے باوجود شرکت نہیں کی۔ مسلم لیگ (ن) اور ایم کیو ایم کے دونوں دھڑوں کو نہیں بلایا گیا۔ بی بی سی نے کہا کہ اگر اس کانفرنس کا مقصد واقعی امن و امان بحال کرنا ہے تو یہ مقصد پورا ہوتا دکھائی نہیں دے رہا۔ وفاقی حکومت نے یہ کانفرنس بلانے کی ہدایت دسمبر میں کی تھی مگر کم و بیش چار ماہ کا عرصہ اس میں لگا دیا گیا۔

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ عبداللہ شاہ نے بتایا ہے کہ ہم نے آل پارٹیز کانفرنس میں شمولیت کے لئے ایم کیو ایم الطاف گروپ کے فاروق ستار کو جیل میں دعوت نامہ پہنچایا۔ حقیقی گروپ کو بھی کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ شرکت نہ کرنے والوں سے ہمیں کوئی گلہ نہیں۔

○ اپوزیشن نے جماعت اسلامی کے ساتھ باضابطہ اتحاد کے لئے رابطے شروع کر دیئے ہیں۔ مذاکرات کے لئے ایک کمیٹی بنا دی گئی ہے۔ قاضی حسین احمد نے صدر سے اپنا کردار ادا کرنے کا مطالبہ اپوزیشن کے مشورے کے بعد کیا۔ اپوزیشن نے حکومت کے خلاف تحریک عدم اعتماد لانے کا فیصلہ واپس لے لیا۔ مزید جماعتوں کے ساتھ مل کر لانگ ٹرم پروگرام بنایا جائے گا۔

○ صدر مملکت نے یقین دہانی کرائی ہے کہ وہ آزادی کشمیر کے اداروں پر چھاپوں کا نوٹس لیں گے۔

○ پاکستان کی اقتصادی امداد کی بحالی کے لئے پریسلر-قانون میں ترمیم کی جائے گی۔ سینیٹر براون اس ترمیم کا مسودہ پیش کریں گے۔ بعض دوسرے سینیٹرز بھی اس کی حمایت کر رہے ہیں۔ ترمیم کے تحت فوجی امداد پر پابندی بدستور رہے گی جبکہ اقتصادی امداد بحال کر دی جائے گی۔

○ ایم کیو ایم کے سینیٹر مسٹر اشتیاق اظہر نے مطالبہ کیا ہے کہ صدر ملک کو مکمل تباہی سے بچانے کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔ اگر صدر صدق دل سے یہ سمجھتے ہیں کہ حالات ٹھیک ہیں تو ہم ان سے کسی کارروائی کا مطالبہ نہیں کرتے۔

○ پاکستان میں غیر قانونی طور پر مقیم غیر ملکی طلباء کی سرگرمیوں کی تحقیقات شروع کر دی گئی ہے۔ رمزی احمد یوسف سے خصوصی روابط رکھنے والے چھ غیر ملکیوں کو اڈیالہ جیل منتقل کر دیا گیا ہے۔ پکڑے جانے والوں میں ۵ سوڈان سے اور ایک شام سے تعلق رکھتا ہے۔

○ ایم کیو ایم کے الطاف حسین نے کہا ہے کہ ظالموں کو ختم کرنے کا وقت آگیا ہے ورنہ یہ سارا ملک ختم کر دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ میں کسی بھی وقت وطن جا سکتا ہوں۔ ملک کے لئے لاکھ بار بھی جان دینے کو تیار ہوں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب کی زیر قیادت ایک اعلیٰ سطحی اجلاس میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ بلدیاتی انتخابات غیر جماعتی سطح پر منعقد ہوں گے ووٹر کی عمر ۱۸ سال ہو گی۔ نئی انتخابی فہرستیں مرتب کی جائیں گی۔ اداروں کی عمر ۴ سال ہو گی۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ امریکیوں کا قتل، فسادات اور ہڑتالیں ایک ہی سلسلے کی کڑی ہیں۔ سیاسی مخالفین حکومت کی کامیابیوں کو اپنی موت سمجھتے ہوئے ہڑتالیں کروا رہے ہیں۔

○ لاہور میں ایک شخص کو قتل کر کے پانچ لاکھ روپے کی رقم لوٹ لی گئی۔

○ بوریوالا میں دیرینہ دشمنی کی بناء پر ۸ مخالفین کو قتل کر کے ایک خاندان کا مکمل صفایا کر دیا گیا۔

○ جنرل حمید گل اور عمران خان نے تحریک اتحاد گروپ بنا لیا ہے جس کا جلد اعلان ہو گا اس میں حکیم سعید، زیڈ اے سلہری، ایس ایم ظفر اور جسٹس نسیم حسن شاہ بھی شامل ہوں گے۔

داخلہ جاری ہے
امتحانات کے بعد ہنر سیکھئے
کلاسیں ۹۵-۴-۱ سے شروع ہونگی
تفصیلات کے لئے پراسپکٹس دیکھیں
الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر
رحمت شرقی B فون 211592
محکمہ فنی تعلیم حکومت پنجاب سے منظور شدہ

مرض اطھراء کے مشہور معالج حکیم نظام جان کے فرزند کے
دواخانہ محافظ صحت اوکاڑہ
کو خدمت کا موقع دیں۔ خالص اجزاء سے تیار شدہ ادویہ آپکو اسی دواخانہ سے دستیاب ہوں گی۔ اطھراء کی گولیاں، زد جام عشق، ایچ کے این اولادِ نرینہ وغیرہ۔ حکیم عطاء الرحمٰن علوی
دواخانہ محافظ صحت کوٹ نہال سنگھ سٹریٹ اوکاڑہ

شدید ناقابل برداشت درد
PAINS CURATIVE SMELL
پینز کیوریٹو سمیل سے منٹوں میں ختم۔ آرام نہ آئے تو 24 گھنٹے میں واپس
نوٹ: ہر قسم کی دواؤں کے استعمال کے دوران بھی سونگھی جا سکتی ہے
فی شیشی: ۲۵/- روپے۔ اچھے ہومیوپیتھک و میڈیکل سٹورز سے یا معہ ۱۵ روپے ڈاک خرچ
کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ سے طلب کریں
فون: 04524-211283, 771
فیکس: 04524-212299

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نند پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634